ہفتہ
۱۸- فروری ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۴۱ | ہفتہ - ۱۷ رمضان - ۱۴۱۵ھ - ۱۸ تبلیغ ۱۳۷۴ ہش - ۱۸ فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں۔ مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا اور وہ اس مقام پر ہو گا کہ خدا اس سے راضی ہو گا اور وہ اپنے رب سے راضی ہو گا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا بلکہ لاپرواہی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے تو پھر اس کا انجام خطرناک ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۳۲)

فضیلت اسی میں ہے کہ قاطع سے تعلق رکھا جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہر نیکی اپنی مختلف شاخیں رکھتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر نیکی کو اس طرح تفصیل سے بیان فرماتے ہیں کہ اس کی جڑوں کے اوپر بھی روشنی ڈالتے ہیں اس کے تنے پر بھی روشنی ڈالتے ہیں اس کے رنگ اس کی خوشبو اس کے پھول پتوں پر، جو شاخیں پھیلتی ہیں ان کی بھی پیروی فرماتے ہیں۔ ہر بات کو پوری طرح کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ فرماتے ہیں بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے۔ اور اکثر معاشرے کی خرابیوں میں جب تحقیق کی جاتی ہے تو کہتے ہیں اس نے تعلق توڑا ہے۔ اس نے کاٹا ہے۔ وہ ذمہ دار ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ٹھیک ہے تم نے نہیں توڑا۔ جس نے توڑا ہے اس سے تعلق رکھو گے تو پھر تم میرے نزدیک صاحب فضیلت ہو۔ جو تعلق قائم رکھتا ہے اس سے تعلق قائم رکھنا کونسی فضیلت ہے۔ تعلق کے جواب میں تو تعلق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ غیر بھی اگر آپ سے پیار کا اظہار کرے تو آپ کو فوری طور پر اس سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ رستہ چلتے مسافر سے کسی سے آپ پیار سے بات کر لیں تو وہ آپ سے ایک تعلق قائم کر لیتا ہے۔ اس لئے یہ بہت بڑی حکمت کی بات ہے۔ فرمایا بڑی فضیلت یہ ہے کہ قطع تعلق وہ کر رہا ہے اور تو اس سے تعلق رکھے۔ اس کو فضیلت کہتے ہیں اور یہی چیز ہے جو اگر اپنالی جائے تو معاشرے سے بہت بڑے فسادات ختم ہو جائیں۔ بہت تکلیف دہ واقعات رونما ہوتے ہیں اور ان میں سے مختلف وجوہات ہیں جو بعض میں بیان کر چکا ہوں۔ ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ اس نے پہل کی اس نے ہم سے منہ موڑا۔ اس نے فلاں رشتے پہ ہمیں بلایا نہیں اس کا حق تھا اپنی بہن کا خیال رکھتا۔ اس نے تعلق کاٹ لیا۔ ہم کیوں ایسی بات کریں

سبک سرین کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

یعنی وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی سرگرانی کرے گا تو اگر ہم نے سر جھکایا تو ہم ہلکے سر والے کہلائیں گے۔ یہ شاعری کی باتیں۔ فضول بیہودہ، اعلیٰ اخلاق کے مضامین نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں، تم سبک سر ہو گے تو خدا کے حضور تمہارا سر بلند ہو گا۔ اس کو عظمت نصیب ہو گی۔

(از خطبہ ۱۱- نومبر ۱۹۹۴ء)

○ (واقفین نو کے لئے) بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

انسان دنیا سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور موت کو ہر وقت یاد رکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مکرم ہارون رشید صاحب ابن مکرم محمد عبد الرشید صاحب سابق چیف انجینئر کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ بشریٰ سلیم صاحبہ بنت چوہدری سلیم احمد صاحب نیویارک امریکہ بعوض ۲۵ ہزار کینیڈین ڈالرز پڑھا۔ مکرم ہارون رشید صاحب محترم ملک محمد احمد صاحب ثاقب (ریٹائرڈ پروفیسر جامعہ احمدیہ) کے پوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

○ مکرم حکیم محمد صدیق صاحب طب جدید ربوہ کی بیٹی عزیزہ مکرمہ ثائلہ صدیق صاحبہ کے نکاح ہمراہ عزیز مکرم محمد اجمل عزیز صاحب ابن مکرم افتخار احمد صاحب عزیز آف ایڈمنٹن کینیڈا بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے کا اعلان بیت ناصر دار الرحمت غربی میں مورخہ ۲۷- جنوری ۹۵ء کو مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے کیا۔

عزیزہ ثائلہ صدیق محترم منصور احمد صاحب بشر مبلغ گیمبیا کی ہمشیرہ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دینی اور دنیوی لحاظ سے بے حد رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر عامر محمود صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب (اوکاڑہ میں راہ مولا میں قربان ہونے والے) انچارج احمدیہ ہسپتال لیگوس گردہ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہو گئے تھے اور گذشتہ ہفتہ پاکستان پہنچے۔ لاہور کے ایک ہسپتال میں ان کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔

ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

○ مسعود احمد طاہر (وقف نو) ابن ایم ثناء اللہ ناصر صاحب چندر کے منگولے (نارووال) کی بائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۸- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۱۸- فروری ۱۹۹۵ء

غصہ کے نقصانات

غصہ ایک ایسا جذبہ ہے جسے انسانی فطرت کا حصہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ کسی شخص کو کسی بات پر بھی غصہ نہ آئے۔ اگر ایسا ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ اس کی حسیات ختم ہو چکی ہیں۔ لیکن عام حالات میں جب انسان تندرست و توانا ہو یعنی ذہنی طور پر وہ سب کچھ سمجھ سکتا ہو غصے کا آجانا کوئی عجیب بات نہیں حتیٰ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان یہ کہے کہ اسے کبھی اور کسی بات پر بھی غصہ نہیں آتا تو وہ تو بکری کی مانند ہو گیا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ انسان انسان ہوتے ہوئے بکری کی مانند ہونا پسند نہیں کرے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ کس کو کس بات پر غصہ آتا ہے۔ بعض امور ایسے ہیں کہ ایک شخص سنتا ہے اور خاموش رہتا ہے دوسرا شخص سنتا ہے تو اسے غصہ آنے لگتا ہے۔ یہ فرق ہر جگہ نمایاں نظر آئے گا۔ لیکن غصے کے متعلق یہ بات یاد رکھنا لازمی ہے کہ اگر اسے حدود میں نہ رکھا جائے تو اس سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایک دفعہ کے غصے کا نقصان ایک ہی دفعہ میں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ تسلسل اختیار کر لیتا ہے۔ اور نہ صرف تسلسل اختیار کر لیتا ہے اس میں پھیلاؤ آجاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دو شخص آپس میں الجھے ان کی ہاتھا پائی ہوئی اور پھر ان کے ساتھی اس جھگڑے میں ملوث ہو گئے۔ ادھر کا فریق بھی بڑھنے لگا اور ادھر کا فریق بھی بڑھنے لگا۔ اور ایک معمولی سی بات پر غصے کی وجہ سے تسلسل بھی پیدا ہو گیا اور جھگڑے کا پھیلاؤ بھی۔ انہی باتوں کے پیش نظر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"غصہ انسان کو شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے۔ اور وہ اپنے قابو میں نہیں رہتا۔ تو بہت سے جھگڑے غصہ کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور تو تکار شروع ہو جاتی ہے اور بہت سی گندہ بیہودہ باتیں آ جاتی ہیں بیچ میں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ پھر وہ ایسے داغ لگا جاتا ہے کہ وہ پھر مٹتے نہیں ہیں۔ اور جھگڑوں میں غصہ کے نقصان دو چار ہیں ایک نہیں۔ بلکہ دو چار میرے منہ سے نکل گیا۔ بہت ہیں۔ لامحدود کہنا چاہئے۔ جو افعال سرزد ہوتے ہیں ان کے بعد جو نتائج نکلتے ہیں ان میں پھر اکثر جھوٹ کے شیطان سے مدد مانگنی پڑتی ہے۔ وہ شیطان جو ایک دفعہ اتفاقاً تھوڑی دیر کے لئے آیا تھا۔ وہ دائمی ساتھی بن جاتا ہے۔ چنانچہ غصے کی حالت میں جو حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جب ان پر کارروائیاں ہوں تو پھر اکثر یہ ملوث لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ جھوٹے گواہ بناتے ہیں۔ جھوٹے بہانے بناتے ہیں۔ نفس ان کا الجھا رہتا ہے۔ کہ اب میں کیا ترکیب کروں گا۔ جس کے نتیجہ میں اپنے فعل کی زد سے بچ سکوں۔ اور ساری سوسائٹی گندی ہو جاتی ہے۔ پھر غصے میں جو جھگڑا چلتا ہے اس میں اکیلا انسان نہیں رہا کرتا۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں کس باپ کی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی ہے۔ بیٹا اٹھا ہے اور اس نے جاکے اس کے بیٹوں کو مارا یا اس کے باپ پر حملہ کیا۔ اور پھر جتھے بنتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے گروہ در گروہ اپنی عزتوں کے معاملے بنا لیتے ہیں۔ کہ ہم زیادہ طاقتور ہیں وہ کمتر ہے۔ یا ہم زیادہ معزز لوگ ہیں اور وہ ذلیل ہیں۔ یعنی جو بھی ہو نفس کے جھگڑے نفسانی بچے دیتے ہیں۔ اور یہ خیال کر لینا کہ نفس کا جھگڑا وہیں ختم ہو جائے گا۔ غلط ہے۔"

پس اگرچہ غصہ انسانی فطرت کا ایک حصہ ہے لیکن اگر انسان غصے میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے تو اس سے ایسے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں جو اسی تک محدود نہیں رہتے۔

جو غلط کام پہ نادم نہ ہو، انسان نہیں
ضد پہ اصرار و تعصب کوئی برہان نہیں
اپنے کردار سے ہوتا ہے تشخص پیدا
چہرہ مُہرہ تو کسی شخص کی پہچان نہیں

ابوالاقبال

○

پائیں گے جس کو نفس کی قربانیوں میں ہم
وہ چیز ڈھونڈتے ہیں تن آسانیوں میں ہم

اہلِ مجاز محو ہیں خوبانِ دہر میں
باقی رہے ہیں ایک ترے فانیوں میں ہم

عالم ہے آئینہ تیری قدرت کے نقش کا
دیکھا جو اس میں پڑ گئے حیرانیوں میں ہم

خاکؔی جمالِ دوست پہ ہوں جان و دل نثار
ہیں شاد اس کے فضل کی مہمانیوں میں ہم

عبد الرحمٰن خاکی

○

اِک ہجومِ مردماں میدان میں موجود تھا
جور و استبداد کا اور ظلم کا بارُود تھا

میرا عزمِ آہنی اس سے ہوا جب پنجہ کش
دیکھتے ہی دیکھتے وہ یک بیک مفقود تھا

جو تعاقب میں چلے آتے تھے ان کا قافلہ
میرے پاس آیا تو ہر اِک راستہ مسدود تھا

مَیں اُڑا تو یوں اڑا سب فاصلے طَے ہو گئے
عرصۂ پرواز میرا اس قدر محدود تھا

سر زمیں پر رکھ کے میں نے جس سے دل کی بات کی
شکرِ للہ وہ مرا معبود تھا، مسجود تھا

لے رہا تھا جب خدا روحوں سے پیمانِ وفا
میں بہت خوش ہوں نسیم اس وقت میں موجود تھا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

لجنہ کالم

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۔ نومبر ۱۹۹۱ء) فرمایا:۔

یہ مشکل اس وقت تک حل نہیں ہو سکتی جب تک عورتوں کی صحیح طور پر تربیت نہ ہو۔ جب تک انہیں یہ نہ بتایا جائے کہ تمہاری صرف یہی زندگی نہیں بلکہ اگلی زندگی بھی ہے۔ اگر تم ملک کی آزادی یا بیداری سے کچھ فائدہ اٹھا لیتی ہو تو یہ ذلیل فائدہ ہے۔ ایران ’مصر‘ اور پاکستان کے آزاد ہونے کی وجہ سے دنیا میں مسلمانوں کی کوئی حیثیت قائم نہیں ہوتی۔ یورپ کی کوئی حکومت اگر چاہے تو ان سب کو تباہ کر سکتی ہے۔ مثلاً روس اگر ان کے تباہ کرنے کے لئے فیصلہ کرے تو ان میں سے کوئی ملک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیا ایران میں اتنی طاقت ہے کہ وہ روس کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔ کیا لبنان میں اور شام میں اتنی طاقت ہے کہ وہ روس کو شکست دے دے یا پاکستان یا انڈونیشیا میں اتنی طاقت ہے کہ وہ روس کو شکست دے دے آج کل جنگ جیتنے کے لئے جن سامانوں اتحاد اور یک جہتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ابھی مفقود ہے۔ ان میں ابھی صرف بیداری پیدا ہوئی ہے۔ ابھی شیر انگڑائیاں لے رہا ہے۔ اور جب تک وہ اٹھتا نہیں اسے کتے بھی مار سکتے ہیں۔ جب تک شیر اٹھتا نہیں جب تک اس کے جوڑ سستی کو دور نہیں کر سکتے ایک بھیڑیا بھی اسے مار سکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کی تعداد کافی ہے۔ لیکن وہ کسی تنظیم کے ماتحت نہیں۔ اب بھی نصف سے زیادہ مسلمان غیر کے ماتحت ہیں۔ اور باقی متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہیں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ ایک بڑی جمہوریت ہے لیکن اگر اسے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بدل دیا جائے۔ تو کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں کوئی طاقت باقی رہے گی؟

اسی طرح اگرچہ مسلمان تعداد میں زیادہ ہیں لیکن متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں ایران‘ سعودی عرب‘ شام‘ لبنان‘ عراق‘ مصر‘ پاکستان اور انڈونیشیا وغیرہ میں بٹ جانے کی وجہ سے ان کی کوئی طاقت نہیں رہی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی ساری طاقت اتفاق اور اتحاد میں ہے اور جب تک مسلمانوں پر وہ دن نہیں آتا کہ وہ آپس میں متفق اور متحد ہو جائیں محض تعداد کے لحاظ سے کہہ دینا کہ عراق‘ شام‘ لبنان‘ مصر‘ پاکستان اور انڈونیشیا کے مسلمانوں کی گنتی کر لو‘ ان کی تعداد یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی آبادی سے زیادہ ہے‘ کوئی فائدہ نہیں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ آپس میں ملی ہوئی ہیں۔

لیکن مسلمان متحد نہیں ہیں بلکہ یہ متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہیں اور ایک بڑی تعداد مسلمانوں کی غیر حکومت کے ماتحت ہے۔ پھر انہوں نے ایک لمبے عرصے تک طاقت کو جمع نہیں کیا۔ ایک چپڑاسی ہوتا ہے۔ وہ جوانی سے پیسے جمع کرنا شروع کرتا ہے۔ اس کی تنخواہ پندرہ روپے ہوتی ہے۔ وہ دس روپے میں گزارہ کر لیتا ہے۔ اور پانچ روپے ماہوار جمع کر لیتا ہے۔ اس طرح ایک سال کے بعد اس کے پاس ساٹھ روپے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس رقم کو وہ نفع پر لگا لیتا ہے۔ اور سال کے بعد اسے پانچ روپے نفع مل جاتا ہے پھر اگلے سال ساٹھ روپے اور جمع کرتا ہے اور دو سال کے بعد اس کے پاس ۱۲۵ روپے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر اس رقم کو نفع پر لگا دیتا ہے۔ اس طرح تیس چالیس سال کے بعد جب وہ ریٹائر ہوتا ہے تو بسا اوقات اس کے پاس تین چار ہزار روپیہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک آئی سی۔ ایس۔ جب ملازمت اختیار کرتا ہے تو اگرچہ اس کی تنخواہ تین چار سو روپیہ ماہوار ہوتی ہے لیکن اس کے پاس روپیہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نیا ملازم ہوتا ہے۔ اسی طرح مسلمان باوجود تعداد میں زیادہ ہونے کے کمزور ہیں۔ وہ نئے آزاد ہوئے ہیں۔ ابھی تک ان پر وہ وقت نہیں آیا کہ انہوں نے اپنے مکان کے لئے فرنیچر وغیرہ جمع کیا ہو۔ یا ان کے پاس روپیہ جمع ہو۔ جو انہیں فائدہ دے۔ یورپ کی ایک چھوٹی سے چھوٹی حکومت کے پاس جو روپیہ ہے وہ بڑی سے بڑی مسلمان حکومت سے زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ دو تین سو سال سے آزاد تھی اور مال جمع کر رہی تھی مثلاً بلجیئم ہے اور اس کی آبادی صرف ۳۰۔۴۰ لاکھ ہے۔ لیکن اس کی مالی حالت پاکستان کی مالی حالت سے بہت زیادہ اچھی ہے ہالینڈ ہے اس کی آبادی تقریباً پنجاب کے دو ضلعوں لاہور ملتان کے برابر ہے۔ لیکن اس کی آمد پاکستان کی آمد سے بہت زیادہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دو تین سو سال سے روپیہ جمع کر رہے ہیں اور پھر وہ اسے نفع پر لگاتے ہیں۔ کجا دو تین سو سال کا اندوختہ اور کجا ایک نئی قائم شدہ حکومت جو ابھی اپنے مکان کی صفائی اور درستی میں لگی ہوئی ہے۔ جب ہماری مالی حالت اتنی کمزور ہے اور جب مصر شام لبنان عراق ایران انڈونیشیا اور پاکستان سب طاقتیں مل بھی جائیں تو ۲۰ سال کے بعد بھی ان میں اتنی طاقت پیدا نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی بڑی یورپین حکومت کا مقابلہ کر سکیں۔ تو پھر سوال ہی کیا ہے کہ ہمیں فخر اور تسلی ہو۔ ابھی تو بہت بڑا کام ہے۔ اور یہ قربانی سے ہی ہو سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا مقصد دنیا کو دین حق کے لئے فتح کرنا ہے۔ لیکن دوسروں کا مقصد کسی ایک ملک کو فتح کرنا ہے۔ ہمارا مقصد ان سے بہت بلند ہے۔ ہم نے انگلستان‘ جرمنی‘ امریکہ‘ سپین‘ روس‘ جاپان‘ اور چین وغیرہ سب کو دین حق کی طرف لانا ہے۔ اگر سب ممالک آپس میں مل کر ایک حکومت قائم کر لیں اور دنیا کی بڑی مجالس میں انہیں بلایا جائے وہ دوسروں کو دھمکی دے سکیں تو دوسروں کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ لیکن ہم خوش نہیں ہوں گے۔ یہ تو ایسا ہی ہو گا کہ کوئی کہے کہ میرا مقصد یہ ہے کہ میرا ایک پیسہ جو بچپن میں گم ہو گیا تھا۔ اسے تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا مقصد ساری دنیا میں دین حق پھیلانا ہے۔ اور یہ بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اپنے اوقات کی قربانی کریں۔ جب تک ہم اپنے اموال قربان نہ کریں۔ ہمیں یہ امید ہی کس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ہم اپنا مقصد پا لیں گے۔ ہمیں عورتوں کے دلوں میں یہ مضمون ڈالنا پڑے گا۔ اور اس کے لئے نئی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ لجنہ اماء اللہ کو بھی کوشش کی ضرورت ہے۔ وہ چندہ پر خوش ہو رہی ہیں۔ جب تک وہ اپنی نسلوں کو دین حق کا فدائی نہیں بنا لیتیں جب تک وہ اپنے اندر ایسی قوت نہیں پیدا کر لیتی کہ ان کے ذریعے ہندو سکھ عیسائی مستورات میں ہل چل پیدا ہو جائے۔ ہمیں محض ان کے چندہ دے دینے سے خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔ بدلے ہوئے حالات کے مقابلہ کے لئے کروٹ بدلنے کی ضرورت ہے۔ تمام محکموں کو کروٹ بدلنے کی ضرورت ہے۔ محکمہ تعلیم کو بھی اور لجنہ اماء اللہ کو بھی۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہم جب کسی کام کے لئے باگ اٹھاتے تو کچھ دور جا کر جب سڑک مڑ بھی جاتی ہے۔ ہم سیدھے چلے جاتے ہیں۔ ہم جانتے ہی نہیں کہ ہمارے پھرنے کا موڑ آ گیا ہے اور یہ بیوقوفی کی علامت ہے۔ عقلمندی کی علامت نہیں۔ اور قومیں بیوقوفی سے نہیں جیتا کرتی۔ عقلمندی سے جیتا کرتی ہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں تو پھر (اور جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں پس میں قریب ہوں) کہنے کا کیا مطلب ہوا؟ کیونکہ انسان پوچھتا تو اس کے متعلق ہے جو اسے نظر آتا ہو۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی سوال مبہم بھی ہوتا ہے۔ جیسے رات کو کوئی شخص سفر پر جا رہا ہو اور اسے خطرہ محسوس ہو تو وہ آواز دیتا ہے کہ کوئی ہے؟ اب اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اسے کوئی انسان نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اس خیال سے آواز دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص وہاں ہو تو آئے تو اور اس کی مدد کرے۔ اور جنگل میں تنہائی اور اندھیرے کی وجہ سے جو گھبراہٹ اس پر طاری ہے وہ دور ہو جائے۔ اسی طرح اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا میں انسان تنہائی محسوس کرے اور سمجھے کہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ جو غیر مرئی ہے اس کے متعلق وہ کہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو آئے اور میری مدد کرے تو خدا تعالیٰ کہتا ہے تم میرے اس بندے کو بتا دو کہ میں موجود ہوں۔ اور پھر زیادہ دور بھی نہیں بلکہ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ دنیا میں پاس رہنے والا شخص بھی بعض اوقات مدد نہیں کرتا۔ اور بعض دفعہ تو وہ مدد کا ارادہ ہی نہیں کرتا اور کہتا ہے مرتا ہے تو مرے۔ مجھے اس کی مدد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور بعض اوقات وہ اپنے اندر زیادتی کرنے والے کے خلاف مدد کرنے کی طاقت نہیں پاتا۔ جیسے کوئی شیر گاؤں میں آ جائے اور کسی پر حملہ آور ہو تو دوسرے لوگ بجائے اس کی مدد کرنے کے بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی بندہ گھبرا کر آواز دے اور کہے کہ کوئی ہے؟ تو وہاں خدا موجود ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے بندے نے اگرچہ مبہم طور پر آواز دی ہے کہ شائد کوئی موجود ہو تو وہ بول پڑے لیکن میں اس کی مبہم پکار کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ وہ مجھے ہی بلا رہا ہے۔ میں بھول جاتا ہوں کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے خیالی طور پر کہہ رہا ہے۔ میں اس وقت اگر مگر کو چھوڑ دیتا ہوں اور فوراً اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی میرے متعلق سوال کرے تو اسے بتا دو کہ میں قریب ہی ہوں۔ دور نہیں۔ بے شک دنیا میں بعض دفعہ کوئی دوسرا شخص قریب بھی ہوتا ہے تو پھر بھی وہ مدد کرنے کا ارادہ نہیں کرتا۔ یا اس کی مدد کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن میں تو یہ ارادہ کر کے بیٹھا ہوں کہ اس کی مدد کروں گا اور پھر میرے اندر اس کی مدد کرنے کی طاقت بھی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

مجلس خدام الاحمدیہ نے ایوان محمود کے باہر لان میں محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی کے ایک مقالے کی تقریب منعقد کی اور صدارت کے لئے مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کا انتخاب کیا۔ اس موقعہ پر حیدر آبادی محاورے، تلفظ اور طرز ادا اور دہلوی چٹ پٹی زبان کا لطف لینے کے لئے خاصی تعداد میں حاضرین موجود تھے۔ محترم سیٹھ صاحب کا مقالہ یوں تو خاصا طویل تھا لیکن واقعات کی اہمیت اور زبان کی چاشنی اور آپ کی طرز ادا نے سب حاضرین کے لئے ایسی دلچسپی کا موقع پیدا کیا کہ نہایت اطمینان کے ساتھ اتنا لمبا مقالہ سنا گیا۔ اور جب مقالے کے اختتام پر محترم صدر صاحب نے صدارتی ریمارکس پیش کئے تو بات سونے پر سہاگے والی ہو گئی۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سے گفتگو کا ہمیشہ ایسا لطف آتا تھا کہ گویا دہلی کے کسی دوست کے ہاں بیٹھے ہیں اور خالصتاً دہلی کی زبان میں بات ہو رہی ہے۔

محترم سیٹھ صاحب کی ایک بات کبھی نہیں بھولتی۔ فرمایا کرتے تھے کہ حیدر آباد میں تھا پیسہ اپنے پاس موجود تھا۔ تو دوست مولوی محمد اعظم کہا کرتے تھے۔ اب یہاں آگیا ہوں جیب خالی ہے اور سب لوگ مجھے سیٹھ صاحب کہتے ہیں۔ کہنے لگے میں قسمت کی ستم ظریفی پہ اکثر ہنستا ہوں۔ پیسے کی موجودگی میں مولوی تھا اور پیسے کی عدم موجودگی میں سیٹھ بن گیا۔

آپ مولانا ابو العطاء صاحب کے ساتھ صبح کی سیر کے ساتھیوں میں شامل ہوتے تھے۔ اور راستے میں نہایت پر لطف باتوں سے سب کو محظوظ کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عمر کا تذکرہ ہوا تو کہنے لگے بھائی۔ ہمارا کیا پوچھتے ہو۔ ہم تو تحریر گزار رہے ہیں۔ یہ تحریر کیا ہوئی۔ کہنے لگے جسے آپ لوگ جھونگا کہتے ہیں اسے حیدر آباد دکن کی زبان میں تحریر کہا جاتا ہے۔ میں ۶۵ سال کا ہو گیا ہوں اور اس کے بعد جو دن گزار رہا ہوں اسے میں تحریر کہتا ہوں۔

عجیب بات ہے کہ اچھی خاصی صحت مندی کے باوجود آپ بیت میں گئے اور سجدے سے اٹھ نہ سکے ایک طرف کو ڈھلک گئے فالج ہو گیا اور چارپائی پر پڑ گئے۔ اسی بیماری میں اور تھوڑی ہی دیر بعد آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ میں عیادت کے لئے گیا تو اپنا بکس کھول کر مجھے آپ نے اپنے چند ایک خطوط دکھائے۔ بلکہ ایک دو مجھے دے بھی دیئے کہ شائد کہیں کام آجائیں۔ اپنے لکھے ہوئے بھی۔ نہایت خوبصورت خط اور ادبی زبان اور ان خطوط کے جواب بھی۔

آپ کو کسی وقت اس بات کا شوق تھا کہ معاملات کو سلجھانے کے لئے اور ہندوستان کے مسلمانوں کی قسمت بدلنے کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا ہے کریں۔ اس سلسلے میں بعض بڑے بڑے لوگوں سے آپ کی خط و کتابت رہتی تھی اور ان خطوط میں آپ نے بعض اہم معاملات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہوا تھا۔

گزشتہ دنوں آپ کے ایک داماد مشرقی افریقہ سے آئے تو دفتر الفضل میں ایک تصویر دے گئے جو ایک گروپ فوٹو ہے اور اس میں قائد اعظم محمد علی جناح بھی ہیں اور محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب بھی۔ ہمارا خیال ہے کہ شائد سیٹھ صاحب کے علاوہ کسی اور ہمارے دوست کی تصویر قائد اعظم کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ تصویر ہمارے پاس محفوظ ہے اور ہم اللہ نے چاہا تو کسی مناسب وقت پر اسے الفضل میں شائع کریں گے۔ اگر سیٹھ صاحب کے خطوط کو کوئی ترتیب دے سکے اور ان کی تدوین کر سکے اور اسی طرح ان کی بعض دیگر دستاویزات کی بھی تو ہم سمجھتے ہیں کہ ایک بہت اچھی کتاب شائع کی جا سکتی ہے۔ اور ایسی کتابیں شائع ہونی بھی چاہئیں تاکہ مختلف الخیال لوگوں کے خیالات سامنے آسکیں۔

محترم سیٹھ صاحب کبھی کبھی دفتر تحریک جدید میں تشریف لے آتے تو ان کے ساتھ بڑی دلچسپ گفتگو ہوتی حقیقت یہ ہے کہ وہ نہایت پایہ کے سنجیدہ اور دلچسپ انسان تھے۔ دوستوں کے دوست۔ غریبوں کے ہمدرد اور وطن کے محب وطن۔ اس میں کیا شک ہے کہ محترم سیٹھ صاحب نے جو اپنے اثرات چھوڑے ہیں وہ حیدر آباد دکن کی مسلم لیگ کبھی بھلا نہیں سکے گی۔ اور جو کچھ ان دنوں آپ کی مساعی کے متعلق اخبارات میں چھپا۔ اگر اسے اکٹھا کیا جا سکے تو آپ کی زندگی کے نہایت نمایاں پہلو سامنے آسکیں گے۔ اور یہ بھی پتہ چلے گا کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے خاندان نے پاکستان کے قیام کے لئے کس طرح تن من دھن کی بازی لگا دی تھی۔

محترم سیٹھ صاحب اس خاندان اور وہاں کی جماعت کی ایک نمائندہ شخصیت تھے۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے کسی گروپ فوٹو میں کسی شخص کی شمولیت اسے یقیناً اہم بنا دیتی ہے۔ در اصل وہ اہم ہوتا ہے تو اس گروپ فوٹو میں آتا ہے اور گروپ فوٹو میں آجاتا ہے تو اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ محترم سیٹھ صاحب کے ایک فرزند جو کسی کارخانے میں ملازم تھے اوپر سے کوئی چیز اتارنے کے لئے لکڑی کے ایک ڈبے پر چڑھے اور ایسے گرے کہ ان کے سر پر چوٹ آگئی۔ اسی چوٹ سے وہ راہی ملک بقا ہو گئے۔ سیٹھ صاحب کو اس بات کا بڑا صدمہ تھا۔ لیکن جس طرح انہوں نے اس صدمے کو برداشت کیا اور اپنی دلچسپیوں کو قائم رکھا اور دیگر مواقع پر بھی اپنی گفتگوؤں میں شامل کرتے رہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔

محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جب آپ ابھی دہلی ہی میں تھے میں بھی دہلی میں ملازم تھا۔ پہلے آپ کے والد صاحب سے شناسائی پیدا ہوئی اور پھر ان کی اولاد سے۔ جن میں سب سے زیادہ نمایاں مسعود احمد صاحب تھے۔ اگرچہ اس وقت ہماری ان سے واقفیت کم کم تھی لیکن بعد میں جب وہ الفضل کے ادارے میں شامل ہو گئے تو ہماری دلچسپیاں بھی ایک جیسی تھیں اور ہمارا ادبی ذوق بھی ایک جیسا تھا۔ چنانچہ شناسائی دوستی میں بدل گئی۔

اگرچہ ایک لمبے عرصے تک میں نائیجیریا میں رہا اور ملاقات کا موقعہ نہ ملا لیکن جب میں واپس آیا تو ہماری دوستی زیادہ گہری ہوتی چلی گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمیں اکٹھے دورے کرنے کا بھی موقعہ ملا اور الفضل کے بورڈ کے اجلاس میں بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ اس بورڈ کے اجلاس میں شرکت کو سعادت میں اس لئے کہتا ہوں کہ الفضل جماعت کا واحد نمائندہ آرگن ہے اور اس کے کارکن یا اس کے اجلاسوں میں شریک ہونے والے احباب اکثر .... ہوتے ہیں۔

سیٹھ صاحب کے مقالے کی تقریب ختم ہوئی۔ تو مولانا بشارت احمد صاحب بشیر سندھی، حضرت مولانا ابو العطاء صاحب، حضرت مولانا محمد نذیر صاحب لائلپوری، اور خاکسار کو چائے کے لئے اپنے دولت خانے پر لے گئے اور وہاں آپ نے بعض امور کی تحقیق سے متعلق ہم سب کو محظوظ کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب اور مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کے درجات کو بلند فرماتا رہے اور محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور تادیر خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔

ذیل میں محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل کے مضمون کا ایک حصہ پیش ہے جو موضوع بالا کے ہی بارے میں ہے۔ یہ مضمون الفضل انٹرنیشنل لندن سے لیا گیا ہے۔

(ادارہ)

اپنے قیام ربوہ (۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۴ء) کے دوران محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب نے دوسرا مقالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بزم حسن بیان کی درخواست پر حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم آف سکندر آباد دکن کی سیرت پر پڑھا۔ اس دفعہ نشست کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ کے اندر گھاس کے ایک وسیع و عریض قطعہ میں کرسیاں لگا کر کیا گیا تھا۔ اس میں بزم کی درخواست پر صدارت کے فرائض خاکسار راقم الحروف نے ادا کئے۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم اپنی دینداری تقویٰ شعاری اور اشاعت دین کی سچی تڑپ اور اشاعت کتب کے بارہ میں اپنی عظیم الشان جدوجہد کی وجہ سے بہت ہی دل آویز شخصیت کے مالک تھے اور اس بنا پر ساری جماعت میں آپ کو عزت و احترام کا ایک خاص مقام حاصل تھا۔ آپ کا نام سن کر اہل ربوہ بزم حسن بیان کی اس نشست میں شرکت کے لئے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ احباب اس کثرت سے آئے کہ نہ صرف یہ کہ تمام کرسیاں پر ہو گئیں بلکہ بہت سے احباب کو کھڑے ہو کر کارروائی سننا پڑی۔

سیٹھ محمد اعظم صاحب کو حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سے عقیدت ہی نہ تھی بلکہ آپ تو اس دل موہ لینے والے انتہائی شخصیت کے والہ و شیدا تھے۔ آپ نے اپنے ممدوح کی سیرت بیان کرتے ہوئے ان کی زندگی کے بہت سے ایمان افروز واقعات ایسے پر اثر انداز میں بیان کئے کہ مجمع پر محویت کا عالم طاری ہوئے بغیر نہ رہا۔ سارا ہی مقالہ بہت پر کشش انداز میں لکھا ہوا تھا۔ لوگوں نے خوب لطف اٹھایا اور مقالہ نگار کو جی بھر کر داد دی۔ آخر میں بحث میں حصہ لیتے ہوئے محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ صوبہ پنجاب نے بھی حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے سیٹھ محمد اعظم کے مقالہ کو سراہا اور فرمایا سیٹھ محمد اعظم صاحب نے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ایسی عظیم ہستی کی سیرت بیان کرنے کا حق ادا کر دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور اس بزم کے منتظمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

خندہ پیشانی کی انقلابی تاثیر تو یہ مراد ہے 'خندہ پیشانی کو معمولی نہ سمجھو۔ دو باتیں اس میں ہیں ایک تو یہ کہ خندہ پیشانی کا خلق تو (-) ایسا عام ہونا چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نزدیک گویا کوئی نیکی ہی نہیں، معمولی سے معمولی چیز ہے۔ یہ تو روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہونا چاہئے۔ لیکن دوسرا مضمون بھی ہے اس میں اسے معمولی نہ سمجھو بہت بڑی چیز ہے۔

یاد رفتگان ○○○ ○ ○.○.○ ○ ○○○ انور ندیم علوی ایڈووکیٹ

مکرم چوہدری عطاء محمد علوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سن ۱۹۳۲ء میں دو نوجوان بھائی' بڑے بھائی غلام نبی علوی عمر قریباً چوبیس سال اور چھوٹے بھائی عطاء محمد عمر قریباً سولہ سال' اپنے گاؤں L-30/11 ضلع ساہیوال سے گندم لے کر غلہ منڈی چیچہ وطنی آئے۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ چیچہ وطنی میں احمدی اور دوسرے لوگوں کے علماء کے درمیان مناظرہ ہو رہا ہے۔ یہ دونوں بھائی غلہ منڈی سے جلدی جلدی فارغ ہو کر مناظرہ سننے کے لئے آ گئے۔ مناظرہ سننے کے بعد بڑے بھائی غلام نبی علوی نے گھر واپس آکر اپنے گاؤں کے احمدی سفید پوش چوہدری باغ دین باجوہ سے کہا کہ "میرا بیعت کا خط قادیان لکھ دیں۔" چھوٹے بھائی چوہدری عطاء محمد علوی نے بھی کہا کہ "میرا خط بھی آج ہی لکھ دیں۔" یہ بات سن کر بڑے بھائی نے سمجھایا کہ "عطاء محمد! تم ابھی چھوٹے ہو۔ یہ عقیدے کا مسئلہ ہے۔ بہتر ہو گا کہ تم ابھی کچھ وقت مزید سوچ بچار کر لو۔" ساتھ ہی چوہدری عطاء محمد علوی نے بیعت کا خط لکھوا دیا۔

چوہدری عطا محمد علوی نہایت پختہ عزم کے مالک تھے۔ نظم و ضبط اور اصولوں پر چٹان کی طرح ثابت قدم رہنے والے۔ سلسلہ میں شمولیت کے بعد قادیان اپنے امام کی خدمت میں حاضری اور چندوں میں شامل ہونے کی بے قراری نے دونوں بھائیوں کو بے چین کر دیا۔ اگرچہ اس وقت آپ چک L-۳۰/۱۱ اور چک نمبر L-۹/۱۲ میں اڑھائی مربع زمین کے مالک تھے مگر والد صاحب کی سختی کی وجہ سے ان زمینوں میں سے ایک پیسہ کی امید نہ تھی۔ چنانچہ دونوں بھائیوں نے مل کر دوسرے لوگوں کی زمین مزارع بن کر کاشت کی ڈیڑھ ایکڑ غیر آباد زمین کو قابل کاشت بنا کر مونجی کی فصل کاشت کی۔ محنت اور دعا کی برکت سے اس ڈیڑھ ایکڑ سے قریباً ۷۷ من مونجی حاصل ہوئی۔ قادیان آمدورفت کا کرایہ اس وقت سات روپے تھا۔ جلسہ کے اخراجات اور کتب کی خریداری کے لئے کچھ رقم رکھ کر باقی ساری رقم جو مونجی کی فروخت سے حاصل ہوئی تھی چندہ میں دے دی۔ دونوں بھائیوں نے فیصلہ کیا ہر سال باری باری جلسہ پر قادیان جایا کریں گے۔ اسی طرح گندم کی فصل بھی مزارعت پر کاشت کی اور حاصل ہونے والی رقم چندہ میں دے دی۔ ایک لمحہ کے لئے بھی ذہن میں یہ بات نہ آئی کہ ہم خود بڑے چوہدری ہیں مگر اپنے سے چھوٹے لوگوں کی زمین مزارع بن کر کاشت کر رہے ہیں۔ اس دوران دونوں بھائیوں پر بہت سے مالی اور سماجی ابتلاء آئے۔ پہلے سے طے شدہ رشتے ختم ہو گئے۔ نئے رشتوں میں قدرے دشواری بھی آئی اور دیر بھی لگی مگر دونوں بھائیوں نے بڑی ثابت قدمی سے ہر ابتلا کا مقابلہ کیا۔

چوہدری عطاء محمد علوی دراز قد۔ مضبوط جسم اور مضبوط ارادہ کے مالک تھے۔ بہت زیادہ محنت کرنے والے انسان تھے۔ امام جماعت کا یہ ارشاد آپ کی زندگی کا نصب العین تھا کہ احمدی دوسرے لوگوں سے زیادہ محنت کریں زیادہ کام کریں اور سادہ زندگی اپنائیں۔ چنانچہ اپنی جسمانی صلاحیتوں سے بھرپور کام لیا۔ خوب محنت کی مگر خود ساری عمر نہایت سادہ زندگی بسر کی۔ ہر تحریک میں حصہ لیا اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خوب قربانی کی توفیق پائی۔ وصیت کی اور اپنی زندگی میں ہی وصیت کی ادائیگی کر دی۔ دنیاوی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے خوب نوازا۔ آپ کی زرعی زمین ۱۴ مربعوں سے تجاوز کر گئی تھی لیکن آپ کی سادگی میں ذرہ بھر فرق نہ آیا۔ آخری ایام تک اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھتے تھے۔ بہت سے طلبہ کی امداد خاموشی سے کیا کرتے تھے۔ بعض کو قرضہ حسنہ دیکر تعلیم مکمل کرنے میں ان کی مدد کی۔ خود مجھے ایک دفعہ ذاتی طور پر چند ماہ کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت آن پڑی۔ اس وقت والد صاحب اور چچا جان کے درمیان بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے حالات ذرا معمول پر نہ تھے۔ اپنے سب بھائیوں کے منع کرنے کے باوجود جب خاکسار چچا محترم چوہدری عطاء محمد علوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور مدعا بیان کر کے ٹائم مانگا کہ میں دوبارہ کس وقت حاضر ہوں تو جواباً کہنے لگے کہ تم ۳۵ میل سے آئے ہو پھر دوبارہ آؤ گے۔ خرچہ بھی ہو گا اور وقت بھی صرف ہو گا۔ بہتر ہے تم آج ہی پیسے لے جاؤ۔ اپنے دو کھاتوں کے چیک منگوائے اور مجھے لکھ دئے۔ کھاتے سیونگ (Saving) تھے اور آج سے پندرہ سال پہلے ایک لاکھ بڑی رقم تھی اس لئے میں نے جھجکتے ہوئے پوچھا کہ بینک والے رقم کے لئے پیشگی نوٹس کا مطالبہ نہ کر دیں۔ مسکرا کر کہنے لگے ایک دفعہ ایک احمدی بینک آفیسر میرے پاس آیا اور اپنے بینک کے لئے رقم مانگی۔ میں نے اس کو ایک بڑی رقم کا چیک لکھ کر دے دیا۔ دوسرے دن پہلے بینک کا مینجر جیپ لے کر میری گوٹھ آ پہنچا اور کہنے لگا کہ چوہدری صاحب! آپ نے یہ کیا غضب کر دیا ہے۔ دسمبر کا آخری ہفتہ ہے اور اس میں ہماری کلوزنگ (Closing) ہوتی ہے۔ تو میں نے اسے جواباً کہا تھا کہ ہم زمینداروں کو آپ کی کلوزنگ کا کیا پتہ اب یہ چیک آپ بہر حال پاس کریں کیونکہ میں نے اس دوست سے وعدہ کر لیا ہے۔ آئندہ آپ کی تلافی بھی میں کر دوں گا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد بینک والے میرے چیک نہیں روکتے۔ اور پھر ہوا بھی اسی طرح۔ پوری رقم فوراً ٹرانسفر ہو کر میرے کھاتے میں جمع ہو گئی۔

قدرت نے چچا جان کو وافر انتظامی صلاحیتیں عطاء کی تھیں۔ کام کاج بڑے انتظام' منصوبہ اور تدبر سے کیا کرتے تھے۔ سخت محنت کے عادی تھے۔ مشقت اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی وجہ سے جسم بہت مضبوط تھا۔ بھگت نامی ایک مشہور پہلوان کو سہاگہ اٹھانے میں شکست دی۔ ہل چلاتے وقت اگر کوئی آدمی بات بتانے یا اپنی کسی دوسرے غرض سے آتا تو اس کو کہتے میں ہل چلاتا رہوں گا تم میرے ساتھ ساتھ چلتے رہو اور بات بھی کرتے جاؤ۔ نمود و نمائش' تکلف اور غیر ضروری رسموں کے سخت خلاف تھے آپ نے دو شادیاں کیں۔ دونوں بیویوں میں سے آٹھ بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں لیکن کبھی بھی کوئی ہلکا سا تنازعہ بھی سوتیلے پن کی وجہ سے اولاد میں پیدا نہ ہوا۔ بچوں کی شادیاں بڑی سادگی سے کیں۔ بچوں کی تعلیم کی خاطر ربوہ میں کوٹھی بنوائی اور پڑھائی کے لئے بچوں کو ربوہ بھیجا۔ فرقان فورس میں خدمت کی سعادت پائی۔ ایک دفعہ کسی کام کی غرض سے نواب شاہ آئے۔ عبادت اور آرام کے لئے محمود ہال میں بھی تشریف لائے۔ اس وقت محمود ہال نواب شاہ کے اوپر مہمان خانہ یا مربی ہاؤس نہ تھا۔ محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب نے اشارتاً ذکر کیا کہ چوہدری صاحب! ہمارا خیال ہے کہ ہال کے اوپر ایک مہمان خانہ بنایا جائے۔ چنانچہ ایک خطیر رقم اس غرض سے جماعت نواب شاہ کو بھجوا دی۔

چچا محترم چوہدری عطاء محمد صاحب کو کئی نئے دوستوں کو سلسلہ میں لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کی وساطت سے آنے والے نئے دوستوں نے آگے اپنے بچوں کو وقف کیا اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کرایا۔ چونکہ ابتدائی دور میں آپ نے خود بہت مشکلات اٹھائی تھیں اس لئے سلسلہ میں نئے آنے والوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ چوہدری عبدالحق صاحب کو (حال ناصر آباد ربوہ) جو اس وقت سندھ میں رہتے تھے بعض لوگوں نے جماعتی عقائد سے اختلاف کی بنیاد پر مارا۔ آپ نے چوہدری عبدالحق صاحب کی بہت دلداری کی اور مخالفین کو پیغام بھیجا کہ چوہدری عبدالحق ہمارے سگے بھائیوں کی طرح ہیں اس لئے اس بات کا فیصلہ ضرور ہو گا۔ مخالفین آپ کی طبیعت سے واقف تھے

باقی صفحہ ۶ پر

FAITH

I know You are always with me
And I also know
That You are my help and support
But tell me why
At times I feel shy
Of none but myself
Everything around
Is strong and sound
It looks at me with hate and wrath
And pitches itself in my path
As if it shall not let me go
What happens to me I don't know
Please put Your hand on my back
That faith in Thee I may never lack.

ایمان

میں جانتا ہوں کہ اے میرے خدا تو ہمیشہ میرے ساتھ ہے
اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو میرا حقیقی مددگار اور سہارا ہے
لیکن یہ مجھے بتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے
کہ کبھی کبھی میں اپنے آپ سے شرمانے لگتا ہوں
کسی اور سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے
میرے ماحول کی ہر چیز مضبوط اور ٹھیک ٹھاک لگتی ہے اور یہ مجھے نفرت سے دیکھتی ہے
اور مجھ پر غصے کا اظہار کرتی ہے
اور میرے راستے میں روک بن کر کھڑی ہو جاتی ہے
گویا کہ یہ مجھے آگے نہیں بڑھنے دے گی
مجھے معلوم نہیں کہ مجھے کیا ہو جاتا ہے
اے میرے خدا تو اپنا ہاتھ میری پشت پر رکھ
تاکہ تیرے وجود میں میرے ایمان میں کبھی کمی نہ آئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) کا ارشاد

"مجلس انصار اللہ کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے"

انصار اللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں باقی ساری مجالس سے زیادہ ہیں....... صرف دو تین نکتے جو پہلے بھی عرض کر چکا ہوں وہ آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ انصار کی عمر وہ عمر ہے جس کے بعد پھر کسی اور مجلس میں شامل نہیں ہونا۔ بلکہ دوسری دنیا کی طرف رخصت ہونا ہے۔ اس لئے جو دینی کاموں میں کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو دور کرنا اور ان کا ازالہ کرنا جس حد تک ممکن ہے انصار کو کرنا چاہئے کیونکہ پھر اس کے بعد دوبارہ یہاں واپس نہیں آنا۔ اور اس پہلو سے خدام اور دوسرے ذیلی شعبوں سے مجلس انصار اللہ کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے اور زیادہ ان کے دل پر بوجھ پڑنا چاہئے۔ انبیاء کا سب کا یہی حال رہا ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے اور بڑھاپے کی عمر میں داخل ہوتے ہیں کام کی ذمہ داریاں ان پر بڑھتی چلی جاتی ہیں اور پہلے سے زیادہ محنت اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بھی یہی روایتیں ہیں کہ آخری ایام میں تو یوں لگتا تھا جیسے کوئی شخص غروب ہوتے ہوئے سورج پر نظر کرتے ہوئے جبکہ ابھی منزل دور ہو بہت تیزی سے قدم اٹھاتا ہے اور بار بار توجہ کرتا ہے کہ کہیں دن غروب نہ ہو جائے۔ اس کیفیت سے آپ نے آخری عمر میں کاموں کے بوجھ زیادہ بڑھا لئے اور زیادہ اس احساس کے ساتھ کہ جو کچھ بھی اب مجھ سے ممکن ہے میں کرلوں۔ ان کی ذمہ داریاں ادا فرمائیں۔ پس انصار کا ایک یہ پہلو ہے جو پیش نظر رہنا چاہئے۔

دوسرا یہ کہ انصار کی ذمہ داریوں میں طبعی طور پر ان سے نچلی تمام نسلوں کی ذمہ داریاں داخل ہیں۔ بچوں کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں' خواتین کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں اس میں بالعموم نفس کی ملونی کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ اس پہلو سے مجلس انصار اللہ کو مستعد بھی ہونا چاہئے اور اپنی ذیلی تنظیموں کی تربیت پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ تربیت کے لحاظ سے ذمہ داری ادا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خدام الاحمدیہ کے انتظام میں دخل دیں۔ لجنہ کے انتظام میں دخل دیں۔ بلکہ گھر کے بڑوں کے طور پر' ایک معزز شہری کے طور پر جس حد تک نیک نصیحت کے ذریعے وہ اپنی سے نچلی نسلوں کی تربیت کے کام سرانجام دے سکتے ہیں ان کو دینے چاہئیں۔

مجلس انصار اللہ کے تمام عہدیداران اور اراکین اس کا بار بار مطالعہ کریں۔ اجلاس عام اور اجلاس عاملہ میں بھی اسے سنانے کا انتظام کیا جائے۔

قائد تربیت
مجلس انصار اللہ پاکستان

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۰۴ میں امتہ الشریف بیگم زوجہ فتح محمد صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۱۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر (۳۲) روپے بذمہ خاوند (۲) زیور طلائی اڑھائی تولہ (۳) نقد ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الشریف بیگم گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ کرنل ریٹائرڈ عزیز الملک پسر حقیقی موصیہ گواہ شد نمبر۲ منصور احمد مبارک وصیت نمبر ۲۷۰۲۷

مسل نمبر ۲۹۹۰۵ میں امتہ الحمید بیوہ عبد القادر قوم آرائیں پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر ۵۲ سال بیعت مبائع احمدی ساکن کنری ضلع عمر کوٹ (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۳۲۰۰ روپے (۲) حق مہر ۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ہومیو پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحمید بیوہ عبد القادر "قادر کلینک" کنری ضلع عمر کوٹ سندھ گواہ شد نمبر۱ محمد اکبر اقبال پسر موصیہ گواہ شد نمبر۲ ڈاکٹر نور الدین کمال پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۰۶ میں امتہ القدیر بنت شیخ مبشر احمد قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد نمبر۶ 167/C ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک عدد طلائی انگوٹھی مالیتی ۱۸۰۰ روپے (۲) دو عدد طلائی لونگ مالیتی ۶۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القدیر بنت شیخ مبشر احمد C-167 بیت الظفر لطیف آباد ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر۱ نصیر الدین انجم وصیت نمبر ۲۵۷۱۵ C-167 بیت الظفر لطیف آباد نمبر۶ ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر۲ شیخ مبشر احمد والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۰۷ میں عطاء ربی ولد محمد عبد اللہ مقرب قوم شیخ پیشہ ریٹائرڈ عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳/۱۳ دار الصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک عدد مکان برقبہ ایک کنال مالیتی اندازاً چھ لاکھ (۶۰۰۰۰۰) روپے (۲) نقد دو لاکھ روپے جو کہ اہلیہ صاحبہ کے ساتھ مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰+۲۵۰+۶۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و کرایہ دوکان و بصورت نفع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء ربی ولد

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۵

چنانچہ وہ گھبرائے ہوئے والد محترم چودھری غلام نبی علوی کے پاس آئے اور ندامت کا اظہار کیا۔

چندوں کی ادائیگی میں کبھی سستی نہ کرتے تھے۔ چندوں کی اہمیت سے خوب خوب واقف تھے۔ ایک دفعہ آپ کے ایک لڑکے نے اپنی سادگی کی وجہ سے کہا کہ "ابا جی! ہم تایا جان غلام نبی علوی کے بچوں سے تعداد میں بھی زیادہ ہیں اور ان کے مقابلے میں محنت بھی زیادہ کرتے ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ ترقی وہ ہم سے زیادہ کر رہے ہیں؟" چچا محترم کا جواب تھا "بیٹا! وہ لوگ چندے آپ لوگوں سے زیادہ دے رہے ہیں۔ بس یہی وجہ ہے۔" اپنی جائیداد زندگی میں ہی بچوں کو تقسیم کر دی۔ قریباً ۷۰ سال کی عمر میں بلڈ کینسر سے وفات پائی۔ مولا کریم سے دعا ہے کہ وہ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی خوبیوں اور اچھائیوں کو ان کے لواحقین میں بھی مقبول رنگ میں جاری رکھے۔

بقیہ صفحہ ۳

ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ صرف مسلمانوں ہی کی دعائیں نہیں سنتا بلکہ خواہ کوئی ہندو ہو یا عیسائی۔ سکھ ہو یا آریہ۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے حضور سچے دل سے گڑگڑائے اور اپنی حالت زار پیش کر کے اس کی مدد چاہے تو خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سنتا اور اسے قبول کرتا ہے بے شک وہ ایک سچے مسلمان کی دعائیں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ قبول کرتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ اس نے اپنی رحمت کا دروازہ دنیا کی باقی قوموں اور افراد کے لئے بند کر رکھا ہے۔ بلکہ ہر شخص جو اس کے دروازے پر جاتا ہے اور اس کے حضور گر جاتا ہے خدا تعالیٰ اس پر رحم کرتا اور اس کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔ وہ واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ (میں پکار کا جواب دیتا ہوں جب مجھے پکارا جائے) جب کوئی پکارنے والا اپنی مدد کے لئے مجھے آواز دیتا ہے تو میں اس کی پکار کا ضرور جواب دیتا ہوں اور اسے اپنی بارگاہ سے کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرتا۔

پھر فرماتا ہے (پس میری بات بھی مانو) جب میں تمہاری باتیں سنتا ہوں اور تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں تو تمہیں بھی ایسا بن جانا چاہئے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔ یہ مت خیال کرو کہ میں ہر ایک دعا کو سنتا ہوں۔ میرے احکام کے خلاف جو دعائیں ہوں گی۔ یا میرے مقرر کردہ فرائض کے خلاف ہوں گی یا اخلاقی نظام کے خلاف ہوں گی میں انہیں کیسے سن سکتا ہوں۔ کیا میں انہیں قبول کر کے اپنے رسول کو ہلاک کر دوں۔ یا کیا میں انہیں قبول کر کے اخلاقی نظام کو توڑ ڈالوں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری دعائیں بھی سنی جائیں تو چاہئے کہ تمہاری دعا میرے نظام کے خلاف نہ ہو تمہاری دعا دین کے خلاف نہ ہو تمہاری دعا اخلاقی نظام کے خلاف نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مورخہ ۹- دسمبر ۱۹۹۴ء کو عزیزہ غانیہ افضل صاحبہ بنت مکرم میجر محمد افضل طفیل کاہلوں صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم مشہود احمد صاحب ورک ابن مکرم چوہدری محمد ارشد ورک صاحب بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر دارالذکر لاہور میں مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے پڑھا- مولیٰ کریم اسے ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت اور فضلوں کا باعث کرے-

○ مکرم مسرور احمد صاحب ابن مکرم خواجہ منظور احمد صاحب دارالیمن ربوہ کا نکاح مورخہ ۲۹- جنوری ۱۹۹۵ء کو مکرم صوبیدار ریٹائرڈ صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی گولبازار ربوہ میں ہمراہ مکرمہ نصرت منیر صاحبہ بنت مکرم خواجہ منیر احمد صاحب دارالعلوم غربی بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پڑھا- اور دعا کرائی-

احباب کرام سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ و ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر مکرم چوہدری مختار احمد صاحب سنوری کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں- آپ نہایت مخلص خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ اور بہت سی خوبیوں کے مالک بزرگ تھے- ایک عرصہ تک ڈھاکہ میں رہے پھر آپ مستقل طور پر جھنگ میں رہائش پذیر ہو گئے-

آپ ۳ سال زعیم مجلس انصار اللہ جھنگ صدر رہے- قریباً ۱۵ سال کا عرصہ بطور سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر خدمت بجا لاتے رہے- کئی مواقع پر مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جھنگ صدر و ضلع جھنگ کے باہر جانے کی صورت میں بطور قائمقام امیر کام کرنے کی سعادت بھی پائی- آخر دم تک نہایت خوش اسلوبی سے معاملات نمٹاتے رہے- جہاں اور جب بھی آپ کی ضرورت پڑی آپ مستعد نظر آئے- پوری محبت اور محنت سے کام سرانجام دیتے رہے- ضرورت پڑنے پر مرکزی اور مقامی وفود کے ساتھ عموماً اکیلے بھی آپ افسران بالا سے ملتے رہتے- اور احسن طریق پر فرض نبھاتے- دل کی بیماری نے جو آخر کار جان لیوا ثابت ہوئی آپ کو کمزور کر دیا تھا مگر آپ کی جماعتی سرگرمیوں میں فرق نہیں آیا-

اس صدمہ میں ہم آپ کے عزیز و اقارب کے ساتھ برابر کے شریک ہیں- اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کی خوبیوں کا وارث بنائے-

مجلس عاملہ و ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر

اتھلیٹکس میں جامعہ نصرت کا اعزاز

○ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کی سالانہ اتھلیٹکس میں گورنمنٹ جامعہ نصرت خواتین ربوہ کی طالبہ عزیزہ امتہ الہادی فیصل آباد ڈویژن کی بہترین کھلاڑی اور ٹرافی کی حقدار قرار پائیں- گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ ڈویژن کے تمام کالجز برائے طالبات میں بحیثیت مجموعی اول نمبر پر رہا اور بہترین کالج قرار دیا گیا اور ٹرافی عطا کی گئی-

تفصیل درج ذیل ہے-

امتہ الہادی صاحبہ - لانگ جمپ میں اول' ۲۰۰ میٹر دوڑ میں - اول' ۱۰۰ میٹر ہرڈل ریس میں - اول-

'۴۰۰ میٹرز ریلے ریس میں جامعہ نصرت ربوہ اوّل (سمیرا انور- امتہ الہادی- شگفتہ چوہدری- سمیرا نورین)

عزیزہ امتہ الہادی اور عزیزہ سمیرا انور کو نیشنل لیول پر کھیل کے لئے منتخب کیا گیا- اسی طرح عزیزہ لبنیٰ انور اور عزیزہ عافیہ فضل کو پنجاب یونیورسٹی کے بیڈمنٹن مقابلہ جات منعقدہ ۶ نومبر ۱۹۹۴ء لاہور میں پنجاب کیمپ کے لئے منتخب کیا گیا-

کل پاکستان انٹر بورڈز اتھلیٹکس کے مقابلہ جات منعقدہ ۲۹- ۳۰ جنوری بمقام فیصل آباد میں عزیزہ امتہ الہادی نے مندرجہ ذیل مقابلہ جات میں انعامات جیتے-

۱- لانگ جمپ میں اول
۲- ۱۰۰ میٹر ہرڈل ریس میں دوم
۳- ۱۰۰ میٹر ریس میں اول
۴- ۴۰۰ میٹر ریلے ریس میں دوم

پاکستان انٹر بورڈ اتھلیٹکس میں بھی عزیزہ امتہ الہادی بہترین کھلاڑی قرار پائیں اور ٹرافی حاصل کی-

اس کے علاوہ نیشنل اتھلیٹکس (اوپن) منعقدہ ۲۷ تا ۲۹ جنوری ۱۹۹۵ء بمقام اسلام آباد میں عزیزہ امتہ الہادی ۱۰۰ میٹر ریلے ریس اور ۲۰۰ میٹر ریلے ریس میں کانسی کے دو تمغہ جات اور ۱۰۰۰/- روپے نقد انعامات کی حقدار قرار پائیں-

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

محمد محمود طاہر- ایم اے ابلاغیات

کھیل اور کھلاڑی

کھیل صحت مند معاشرے کے قیام میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے- کھیل کو فروغ دیکر آپ صحت مند معاشرے کے قیام میں مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں- ہمارے موجودہ امام جماعت الرابع باقاعدگی کے ساتھ سیر فرماتے ہیں-

کھیلوں کی دنیا کے چند اہم واقعات پر مبنی خبریں پیش ہیں-

۱- بیڈمنٹن- بیڈمنٹن جو کہ انڈونیشیا کا مرغوب کھیل ہے اور اس کھیل میں اس نے اپنی برتری قائم رکھی ہوئی ہے- اولمپکس میں بھی طلائی تمغے حاصل کر چکا ہے- گذشتہ دونوں ٹوکیو میں ہونے والی ایک لاکھ پچیس ہزار ڈالر کی جاپان چیمپئن میں انڈونیشیا کی سوسی سوسانتی جو کہ اولمپک چیمپئن بھی ہے نے کوریا کی بانگ سویان کو شکست دیکر چیمپئن شپ جیت لی-

مردوں کے فائنل میں انڈونیشیا ہی کے پریانتو عربی نے ہم وطن سپریانتو کو شکست دی- اسی طرح مردوں کے ڈبل میں بھی انڈونیشیا کے کھلاڑیوں نے ٹرافی جیتی-

۲- ہاکی- ہندوستان میں اندرا گاندھی میموریل ہاکی ٹورنامنٹ کھیلا جا رہا ہے- اس میں دنیا کی آٹھ ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں- ان میں انڈیا' ملائیشیا' قازقستان' انگلینڈ پول A میں جبکہ پول B میں آسٹریلیا' کوریا' پولینڈ اور ساؤتھ افریقہ شامل ہیں دنیا کی صف اول کی تین ٹیمیں پاکستان' ہالینڈ اور جرمنی اس ٹورنامنٹ میں شامل نہیں ہیں-

۳- کرکٹ- ۱- ساؤتھ افریقہ سے شکست کھانے کے بعد پاکستان کو زمبابوے کے خلاف بھی پہلے ٹسٹ میچ میں ایک اننگ اور (۶۴) رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا- زمبابوے نے یہ اپنا پہلا ٹسٹ جیتا ہے اور وہ بھی ورلڈ چیمپئن کے خلاف- اس میچ میں زمبابوے نے پہلے کھیل کر ۵۴۴ رنز چار کھلاڑیوں کے نقصان پر بنا کر اننگ ختم کر دی- اس میں گرانٹ فلاور نے (۲۰۱) اور ان کے بھائی کپتان اینڈی فلاور نے (۱۵۵) رنز بنائے پاکستان نے پہلی اننگ میں (۳۲۲) جبکہ دوسری میں صرف (۱۵۸) رنز بنائے-

دوسرا ٹسٹ میچ پاکستان نے جیت لیا- زمبابوے نے پہلی اننگ میں (۱۷۴) جبکہ دوسری اننگ میں (۱۴۶) بنائے- پاکستان نے پہلی اننگ میں ۲۶۰ جبکہ دوسری میں (۶۱) بنا کر یہ میچ جیت لیا اس میں میں وسیم اکرم نے (۸) کھلاڑی آؤٹ کئے-

پاکستان کو گذشتہ پانچ ٹسٹ میچوں میں سے تین میچز میں فالو آن Follow On کا سامنا کرنا پڑا آسٹریلیا' ساؤتھ افریقہ اور زمبابوے سے- مبصرین کا خیال ہے کہ ٹیم میں ہم آہنگی نہیں پائی جاتی اس وجہ سے ناقص کارکردگی دکھا رہی ہے- اس کے علاوہ بی سی پی کی ایڈہاک کمیٹی توڑنے کے مطالبے بھی ہو رہے ہیں- اب کرکٹ ٹیم میں اگلے سال ہونے والے ورلڈ کپ سے قبل اہم تبدیلیوں کا امکان ہے کیونکہ صدر مملکت نے بھی ٹیم کی کارکردگی کا نوٹس لیا ہے-

۲- آسٹریلیا نے پانچویں ٹسٹ میں انگلینڈ کو ہرا کر ایشینز سیریز ۳:۱ سے جیت لی ہے-

۳- نیوزی لینڈ اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ہونے والا پہلا ٹسٹ ڈرا ہو گیا ہے اس میں بارش کی وجہ سے بھی کچھ کھیل ضائع ہوا تھا- جبکہ دوسرے ٹیسٹ میں نیوزی لینڈ کو اننگ شکست ہوئی ہے-

نوٹ:- اختتام سے قبل ایک تصحیح کر دوں کہ ساؤتھ افریقہ کے خلاف ہونے والے اکلوتے ٹسٹ میچ میں ساؤتھ افریقہ نے پہلی اننگ میں ۴۶۰ رنز اور دوسری میں ۲۵۹ رنز بنائے جبکہ پاکستان نے پہلی اننگ میں (۲۳۰) اور دوسری میں صرف (۱۶۵) رنز بنائے-

ضروری اعلان

○ تمام ایسے احباب جن کے پلاٹس ربوہ میں ابھی تک خالی پڑے ہیں ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنے پلاٹس پر جلد از جلد مکانات تعمیر کروائیں- بار بار توجہ دلانے کے نتیجہ میں اکثر احباب نے مکانات تعمیر کر لئے ہیں- تاہم ابھی تک کئی قطعات خالی پڑے ہیں- ان کے مقاطعہ گیران کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بلا تاخیر اپنے قطعات پر مکانات تعمیر کروائیں-

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

بقیہ صفحہ ۶

محمد عبد اللہ مقرب ۱۳/ ۱۳ دار الصدر جنوبی ربوہ
گواہ شد نمبر ۱ عبد الغفار خان ولد عبد الجبار خان
گواہ شد نمبر ۲ مبارک احمد ظفر ولد ظفر احمد ظفر
(دار الصدر جنوبی ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- فروری-1995ء
بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ کراچی میں ہر قیمت پر امن قائم کیا جائے۔ وزیراعظم کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس میں شہر کی صورت حال پر غور کیا گیا اور امن و امان کی صورت حال کے بارے میں اہم فیصلے کئے گئے۔ کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف مقدمات کی بھرپور پیروی کا فیصلہ کیا گیا۔ جرائم کی وجوہ معلوم کرنے کے لئے تجزیاتی سیل بنایا جائے گا۔ اس کی رپورٹ کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی ترقیاتی کاموں پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس کی نگرانی وزیراعظم خود کریں گی۔ اجلاس کے بعد وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ ایم کیو ایم سپریم کورٹ سے مقدمہ واپس لے لے تو سروں کی قیمت کے متعلق کچھ کیا جا سکتا ہے۔

○ کراچی کے اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ خصوصی عدالتوں سے بچ جانے والے دہشت گردوں کا سپریم کورٹ تک پیچھا کیا جائے گا۔ کوئی دہشت گرد سزا سے بچ نہ جائے۔ مقدمات کی پوری طرح مانیٹرنگ کی جائے۔

○ دہشت گرد یوسف رمزی کی پاکستان سے گرفتاری اور پھر امریکہ منتقلی کے بعد امریکی رویہ بدل گیا ہے پاکستان کو دہشت گردی ختم کرنے والے ملکوں میں شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ حکومت پاکستان کو صدر کلنٹن کے مثبت ریمارکس سے آگاہ کر دیا گیا۔ اعلیٰ امریکی نے امریکی صدر کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پاکستان کے قابل ستائش کردار پر خود بے نظیر بھٹو کو فون کرکے اپنے جذبات سے آگاہ کریں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ محاذ آرائی اتنی بڑھ چکی ہے کہ قومی امور پر اتفاق رائے ممکن نہیں رہا۔ کشیدگی تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔ حکومت نے روش نہ بدلی تو اقتدار کے ساتھ ملک و قوم کا بستر گول ہو جائے گا۔ ہماری کوشش تھی کہ اتفاق رائے ہو جائے مگر حکومت نے اسے سبوتاژ کر دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر بھٹو ملک کے امیر ترین شخص کی بیوی ہیں۔ اور خود ہارس ٹریڈنگ کی بدترین مثال ہیں۔ نواز کھوکھر کو جیل میں ڈالا وفاداریاں تبدیل کرنے کے بعد قومی ہیرو کے طور پر پیش کر دیا گیا۔ بے نظیر نے دس دس لاکھ ڈالر کا الزام لگا کر گھٹیا بات کی۔ رمضان کے مہینے میں جھوٹ بول رہی ہیں بلاول ہاؤس کے سامنے ۵ کروڑ کی زمین خریدی اور اپنی آمدن سوا چار لاکھ روپے سالانہ ظاہر کی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے گرینڈ افطار ڈنر دیا جس میں مصطفیٰ جتوئی، بلخ شیر مزاری کے علاوہ نوابزادہ نصراللہ خان نے بھی شرکت کی۔ نوابزادہ نصراللہ خان گرینڈ الائنس کے حوالے سے اخبار نویسوں کے سوالات پر خاموش رہے۔

○ پنجاب میں جرائم پیشہ افراد کے خلاف کارروائی کے لئے خصوصی فورس قائم کر دی گئی۔ ڈی آئی جی کی سطح کے افسر کی سربراہی میں قائم کردہ فورس میں ۵- ایس پی، متعدد ڈی ایس پی اور ۲۰۰ تربیت یافتہ پولیس اہلکار شامل ہوں گے۔

○ وفاقی حکومت صوبوں کی اجازت کے بغیر ملک بھر سے مجرموں کو گرفتار کر سکے گی اس مقصد کے لئے نیا قانون بنایا جائے گا۔ وزارت داخلہ نے علیحدہ شعبہ قائم کر دیا ہے۔ چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے مجرموں کی تفصیلات طلب کر لی گئیں۔ وزیراعظم نے آپریشن کلین اپ کی منظوری دے دی ہے۔ اشتہاری ملزموں کی اطلاع دینے والوں کو ۵۰ ہزار روپے سے ۳ لاکھ روپے تک انعام دیا جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے سابق سربراہ جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ میں نئے صدر مشتاق اعوان کی حمایت کرتا ہوں۔ ایک عام کارکن کے طور پر میں کام کرتا رہوں گا۔ میں نے جماعت اور کارکنوں کی بھلائی کے لئے صدارت چھوڑی ہے۔ میں نے فیصل صالح حیات کو صدر بنانے کی تجویز دی تھی۔

○ چیچنیا میں جنگ بندی ناکام ہو گئی ہے۔ مجاہدین نے میزائیلوں سے روسی فوج پر حملہ کیا۔ گروزنی میں گولہ باری کی گونج سنائی دیتی رہی۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ گروزنی میں دیرپا امن کی امید نہیں ہے۔

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ ۹- بھارتی دہشت گرد گرفتار کر لئے ہیں۔

○ جی ایم سید کے حامی راجہ داہر کی برسی منائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ سندھ کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہو گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ طالبان کی فتوحات سے افغانستان میں قیام امن میں مدد مل سکتی ہے۔ چہار آسیاب پر طالبان کے قبضہ سے افغانستان کا فوجی اور سیاسی منظر بدل گیا ہے یہ جگہ حزب اسلامی حکمت یار گلبدین کا گڑھ تھی جو افغانستان میں صدر ربانی کے دھڑے کے بعد دوسری بڑی طاقت ہے۔

○ بھارتی وزیر داخلہ مسٹر ایس بی چوان نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کرانے کے لئے حالات ابھی سازگار نہیں ہیں۔ مقبوضہ وادی میں الیکشن کرانا ابھی قبل از وقت ہے۔

○ چین چشمہ میں دو سو میگاواٹ کا نیا ایٹمی پاور پلانٹ لگائے گا۔ دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ صنعتی منصوبوں کے لئے مزید دس ملین ڈالر کی رقم مخصوص کی جا رہی ہے۔

○ افغانستان کی نئی مسلح تنظیم طالبان نے کابل پر بھی حملہ کر دیا ہے۔ افغان حکومت نے تصادم سے بچنے کے لئے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔ لڑاکا طیارے نیچی پروازیں کر رہے ہیں طالبان کی فوجیں کابل پر قبضے کا عزم رکھتی ہیں جہاں ان کا مقصد متحارب گروپوں کو غیر مسلح کرنا ہے۔

○ وزارت خارجہ میں افغانستان کے بارے میں اہم اجلاس ہوا جس میں امریکہ ایران اور سعودی عرب کے سفیر بھی شریک ہوئے۔

○ کراچی میں بدامنی کے نتیجے میں ۴- افراد ہلاک ہو گئے۔ گاڑیاں اور مکان نذر آتش کر دیئے گئے۔ بعض علاقوں میں زندگی مفلوج رہی فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا۔

○ نوشہرہ ورکاں میں منشیات فروشوں کے خلاف فوجی آپریشن کے سلسلے میں اگر خود کو ملزموں نے حکام کے حوالے نہ کیا تو ان کی جائیدادیں مسمار کر دی جائیں گی۔ پولیس اور نارکوٹکس کنٹرول کی نری بھی فوج کے ساتھ ہے۔ پاک فوج کے ایک بریگیڈیئر آپریشن کی سربراہی کر رہے ہیں۔

○ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے سلامت مسیح اور رحمت مسیح کی اپیل کی سماعت شروع کر دی ہے۔ ہائی کورٹ نے دو سوالات پر معاونت کے لئے سات وکلاء کو ہدایت کر دی ہے۔

○ ترکی کے صدر مسٹر سلیمان دیمریل ۱۶- مارچ کو پاکستان آئیں گے۔

○ قومی اسمبلی میں بتایا [illegible] سندھ میں فوجی آپریشن پر ۴۳ کروڑ روپے خرچ ہوئے۔

○ امریکہ میں پاکستانی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے کہا ہے پاکستان اور امریکہ کے درمیان قریبی تعلقات بحال ہو جائیں۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کا حالیہ دورہ امریکہ اس میں اہم کردار ادا کرے گا۔

○ بھارتی وزیر داخلہ نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ تحریک آزادی کشمیر کی حمایت کر رہا ہے۔

○ پاکستان کو ایف سولہ طیاروں کی رقم واپس ملنے کے امکان پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ وزیراعظم بے نظیر کے دورہ واشنگٹن کے موقع پر معاملہ طے کر لیا جائے گا۔ یہ طیارے خلیجی ممالک کو دفاعی امداد کے طور پر فراہم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۱۵،۰۰۰/- ڈش ۸ فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 355422
7235175

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے۔ فی شیشی 20/- روپے
اچھے ہومیوپیتھک، میڈیکل سٹورز سے یا مع -/10 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون 771 - 211283 (04524) فیکس 212299 (04524)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634